الفاظ

جان ڈبلیو۔ روبنز

اشاعت کردہ کی طرف سے نوٹ: یہ ڈاکٹر روبن کا 70 ویں ایمان کی ابتدا پر دستار بندی کا خطاب ہے، تھیالوجیکل سیمنری، بالٹیمور، میری لینڈ، 19 مئی 2007۔

صدر مینوہور، جس نے فیتھ تھیالوجی سیمنری کی استعداد کی شناخت کی، جس میں اُس نے مہمانوں، طالبِ علموں، مرد و حضرات کو عزت بخشی:

فیتھ تھیالوجیکل سیمنری کی سترھویں پڑھی لکھی کلاس کے لیے ابتدائی مقرر کے طور پر آج آپ کے سامنے ہونا عزت اور استحقاق کی بات ہے۔ مجھے آپ کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے مدعو کرنے کا شکریہ۔ ایک ادارے کے طور پر، فیتھ تھیالوجیکل سیمنری بہت طویل، بار آور، اور رنگین تاریخ کی حامل ہے۔ اِس کے بیٹے جس میں بیسویں صدی کے امریکی اصلاح کے کچھ نمایاں نام شامل ہیں: بہتات کے ساتھ دلائل سے ثابت کرنے والے فرانسیس شیفر، کینتھ کینٹزر، آج مسیحیت کی اشاعت کرنے والے ہیں، ڈینور سیمنری کے ورمن گراونڈز اور گروڈن لیوس، اور بہت سارے کم جانے پہچانے فلاسفر اور مصنفین شامل ہیں۔

لیکن اِس کے ماضی کی نسبت زیادہ اہمیت مستقبل کے لیے اِس کے کیے گئے وعدے کی ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ فیتھ سیمنری اتنا زیادہ پھلے پھولے جتنا زیادہ یہ خدا کی ساری کو نسل کو سکھاتی اور ایمان میں رکھتی ہے۔ اُس دور میں جس میں بہت ساری مسیحی کلیسیائیں اور ادارے ایمان سے جُدا ہو چکے تھے اور منظوری، عزت، اور دُنیا کی پسندیدگی کے لیے جانفشانی کر رہے ہیں، یہ اُن کے لیے فیصلہ کن ہے جو زوال پذیر نہیں ہوئے بلکہ خدا میں ثابت قدم رہے، ہمیشہ اُس کے کلام میں بھرپور رہے۔ ایک چیز جس کی امریکہ کو ضرورت نہیں یہ ایک اور مرتد سیمنری ہے، کیونکہ یہاں پہلے ہی سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

دستار بندی ایسے خوش و خرم مواقع ہیں جن پر سکول مہمانوں کو مُلاقات کے لیے دعوت دیتے ہیں اور اُن کے سٹاف اور طالبِ علموں سے خطاب کرتے ہیں۔ یہ ابتدائی مقررین، اور یہاں صدیوں سے اُن میں سے لاکھوں تھے، وہ موثر چیزیں کرنے کی توقع رکھتے ہیں: پہلے، وہ مذاق اور قصے بتانے کی توقع کرتے ہیں، اور ہنسی مذاق کرتے ہیں، یہاں تک کہ کلام میں بھی، دوسرے، وہ طالبِ علموں کو یہ بتانے کا قیاس کرتے ہیں کہ وہ کتنے شاندار ہیں، اور اصل کامیابیوں کو اوپر سے ہی نہیں دیکھا جاتا، اور آخر کار، وہ طالبِ علموں کو یہ بتانے کی اُمید کرتے ہیں کہ وہ باہر دُنیا میں جائیں اور فرق دیکھیں۔ میں اِس دوپہر اُن سب چیزوں کو نہ کرنے کے لیے کہتا ہوں۔ مجھے وضاحت کرنے دیجیے کہ کیوں۔

میں یہاں آپ کو ہنسی مذاق سے خوش کرنے نہیں آیا۔ ایک خوش کرنے والے کے طور پر، میں خواہش کرنے کے لیے بہت کچھ چھوڑتا ہوں۔ اور اگر یہ دل بہلانا ہے جسے آپ چاہتے ہیں، آپ کے لیے بہتر ہوگا کہ آپ ٹینیسی سے میری بجائے مقامی میری لینڈ سے کسی جوہر دکھانے والے کی خدمت حاصل کریں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کی سوچ غلط نہیں کہ تمام ٹینیسی کے لوگ دل بہلانے والے ہیں، سادہ طرح کیونکہ ہماری ریاست بہت مشہور دل بہلانے والوں کو پیدا کر چکی ہے، جیسے کہ ٹینیسی ارنائی فورڈ، ڈولی پارٹن، سٹیو گرین پیٹن مینگ، آپ کسی بھی ملک کے گلوکار کا نام لے سکتے ہیں، اور آخری لیکن کم تر نہیں، نائب صدر ایل گروے، جسے حال ہی میں انٹرٹینمنٹ انڈسٹری سے آسکر ایوارڈ ملا۔ مسٹر گورے قوم کا دہائیوں سے دل بہلاتے رہے، ہولی وڈ میں اُس کی شناخت بہت بڑھ کر ہے۔

مزید، میں یہاں آپ کی تعریف کرنے کے لیے نہیں آیا ہوں، وہ جو آپ کو مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں، وہ آپ کی مجھ سے بہتر مزید مخلصانہ طور پر، اور پورے طور سے تعریف کر سکتے ہیں اور کریں گے۔ آپ کی کامیابیاں جیسے کہ جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاتا یا اوپر سے نہیں دیکھا جاتا، اور اسی لیے سیمنری آج آپ کی عزت کے لیے بڑی مُشکل کے لیے جا چُکی ہے۔

آخر کار، میں آپ "مثبت سوچ" اور دُنیا میں فرق کرنے" کے لیے مصنوعی طور پر ترغیب دینے کے لیے نہیں آیا۔ اِس دفعہ ہزاروں ابتدائی مقررین اس" فرق کو وضع" کرنے کے لیے لاکھوں طالبِ علموں کو ترغیب دیں گے جن کا تعلق اُس کے معاشروں، اُن کی اقوام اور دُنیا سے ہے۔ اب، کوئی بیوقوف اِس فرق کو بنا سکتا ہے۔

نومبر 1963 میں، لی ہاروی آسولڈ نے دُنیا میں اِس فرق کو بنایا جب اُس نے صدر جان کینڈی کو قتل کیا۔ 1848 میں دو نامعلوم مصنفین، ایک حال ہی میں جرمنی سے پی۔ ایچ ڈی ہے اور دوسرا انگریز کاروباری ہے، نے دُنیا میں فرق کو وضع کیا جب اُنہوں نے اشتمالیت پسندی کے اعلان کی اشاعت کی۔ اور پچھلے مہینے، ایک انگریز عہدیدار نے ورجینیا پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ اور سٹیٹ یونیورسٹی میں 32 طالبِ علموں اور پروفیسرز کو ہلاک کرنے سے اپنی کمیونٹی میں اس فرق کو وضع کیا، جو کہ امریکی گورنمنٹ ادارے کا جدید ترین اور بدترین قتل تھا۔

بے شک، کوئی ایسا کہے گا کہ، اُن کا مطلب اچھائی کے لیے اِس فرق کو بنانا تھا۔ لیکن اِن ابتدائی مقررین کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ اُن کے پیغامات، جو کہ دل بہلانے والے اور خوش آمد کرنے والے ہیں، جو کہ مبہم اور خام ہیں جب یہ طالبِ علموں کو بتانے کے لیے آتے ہیں کہ اچھائی کیا ہے۔ وہ نوجوان لوگوں کو اپنے معاشروں میں فرق قائم کرنے کے لیے کہتے ہیں، لیکن راہنمائی کے طور پر ہنسی مذاق، نا قابلِ برداشت ذاتی رائے سے بڑھ کر کسی چیز کی پیشکش نہیں کر سکتے۔ یہ ایسے دکھائی دے گا کہ اُن کے پاس نمونے کے طور پر کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے، اور اِس طرح مزاح اور خوش آمد کے پیچھے اِس حقیقت کو چھپاتے ہیں۔ اور یہ سچ ہے: خدا کے کلام سے علیحدگی اختیار کر کے، یہ مقررین اِن طالبِ علموں کو کوئی اخلاقی قسم کی پیشکش نہیں کر سکتے۔ خدا کا خوف حکمت کا شروع ہے، اور اِس خوف کی غیر حاضری میں، حکمت شروع نہیں ہو سکتی۔

میں اب بھی اپنی گریجویشن کی بہت سی مشقوں کو یاد کر سکتا ہوں، جن کا تعلق ہائی سکول، کالج اور گریجویٹ سکول سے ہے۔ لیکن میں اُس ایک بھی چیز کو یاد نہیں کر سکتا جو اِن ابتدائی مقررین نے کہا۔ اب سے تیس سال قبل، آپ کو وہ ایک چیز بھی یاد نہیں ہوگی جسے میں یہاں کہتا ہوں۔ ایک مثالی نوجوان ہونے کے طور پر میں اپنی زندگی کو کسی چیز کے لیے شمار کرتا تھا، کسی مطلب کے لیے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ بھی اپنی زندگیوں کو کسی چیز کے لیے شمار کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہی ہے جس بارے میں آج آپ سے بات کرنے کرنے کی خواہش رکھتا ہوں، اِس پر میری آرا نہیں کہ کیسے آپ کو کسی چیز کے لیے اپنی زندگی کو شمار کرنا ہے، بلکہ جو خدا، یہ کہ، جو کلام اِس معاملے بارے کہتا ہے۔

کلام میں، آپ شاید یہ سیکھ کر حیران ہونگے، کہ یہاں بکثرت گریجویشن خطابات ہیں۔ بلا شبہ، ہم جانتے ہیں کہ پہلی صدی میں یہاں کوئی مسیحی سیمنریاں نہیں تھیں، کلیسیائیں خود ہی سیکھنے والے ادارے تھے۔ جب پولس نے روم میں گھر کرایہ پر حاصل کیا اور دو سالوں تک الٰہیات پر تقاریر کیں، ہر ایک نے اُس کی تقاریر سُننے کو خوش آمدید کہا، کلیسیا، جیسے پولس نے تیمتھیس کو اپنے پہلے خط میں لکھا، سچائی کا ستون اور مقام ہے۔ اور ایسا کلیسیا میں ہے، جس میں ہم بہترین ابتدائی خطابات کو پاتے ہیں۔

اِسی خط میں، سن رسیدہ پولس، رسول، عہدیدار اور پہلی پشت کی کلیسیا کے اصول پسند اُستاد نے، جس نے خداوند میں حاضر ہونے کے لیے اپنے بدن سے جُدا ہونے کی توقع کی، نوجوان تیمتھس کو بتاتا ہے، جو کہ دوسری پشت کی کلیسیا کا عہدیدار اور اُستاد تھا، کہ کیسے یسوع مسیح کا اچھا خادم بننا ہے: "اگر تُو بھائیوں کو

یہ بات یاددلائے گا تو مسیح یسوع کا اچھا خادم ٹھہرے گا اور ایمان اوراُس اچھی تعلیم کی باتوں سے جس کی تو پیروی کرتا آیا ہے پرورش پاتا رہے گا۔"
(1 تیمتھیس 6:4)۔

مہربانی سے پولس کی اس تاکید پر غور کیجیے: اِس ایک مختصر فقرے میں وہ ہدایت، سکھانے، الفاظ اور تعلیم کا ذکر کرتا ہے۔"اگر تُو بھائیوں کو یہ بات یاد دلائے" سے وہ شروع کرتا ہے کلیسیا اور کلیسیا کے عہدیداران کا بنیادی اور ضروری مقصد ہدایات دینا ہے، یہ کہ، سکھانا، ایک دوسرے کے ساتھ معلومات کو بانٹنا۔آج ہیمنریاں،کلیسیائیں اور تیچ جانے والے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اچھا خادم (پاسٹر) سامعین کو مبہوت کرنے والا، دل بہلانے والا،موثر پیسہ اکٹھا کرنے والا، ایک ترس کھانے والا سماجی کارکن، ایک ماہر کاروبار کا انتظام کرنے والا، بحث ومباحثہ کرنے والا، پرستش کرنے والا رہنما، نوجوان لوگوں کا دوست،اور ہر طرح سے دل خوش کرنے والا ہو۔

لیکن پولس کہتا ہے کہ اچھا خادم صلاح کار، اُستاد ہوتا ہے۔اِسی لیے وہ تیمتھیس کو بتاتا ہے کہ ایلڈرز کو اُن لوگوں سے شادی کرنی ہے جو سکھانے کے قابل ہیں۔ایلڈرز کے لیے خاصیتوں کی اُس کی فہرست میں، پولس پیانو، گٹار، یا آرگن بجانے کے قابل ہونے بارے ایک لفظ بھی نہیں کہتا، نہ ہی وہ پیسہ اکٹھا کرنے میں ماہر ہو، نہ چکن سوپ کا انتظام کرنے والا ہو، نہ ہی شریں کلام تقاریر سے سامعین کو قبضہ میں کرنے والا ہو۔

پولس کے پاس تیمتھیس اور ہمیں کہنے کے لیے بہت کچھ تھا:"اگر تُو بھائیوں کو یہ بات یاددلائے ۔۔۔۔'یسوع مسیح کا اچھا خادم ایک اصلاح کار ہوتا ہے، لیکن سادہ طرح ایک صلاح کار نہیں: وہ بہت سی چیزوں کا صلاح کار ہوتا ہے، جیسے کہ،" اِن چیزوں" کا۔اُس کے بعد پولس اِن الفاظ کو 1 تیمتھیس چار باب میں لکھتا ہے، چیزیں جن کی طرف وہ اشارہ کرتا ہے یہ وہ تمام تعلیمات ہیں جن کا وہ ذکر کرچکا ہے اور اپنے خط میں کرے گا۔چیزیں جیسے کہ شریعت کا مقصد، انجیل، خدائی عبادت کے اصول، شہری فرائض، دونوں مستقل کلیسیائی عہدیداران، ایلڈرز اور ڈیکنز کے لیے قابلیتیں، جھوٹی تعلیم کے خلاف تنبیہ، جھوٹے اُستادوں اور مرتد کے لیے قابلیتیں، اور مزید اِس طرح۔اُس کی غرض یہ ہے کہ بھائیوں کو سکھایا جائے، اور یہ کہ اُنہیں خدا کی ساری اصلاح کو سکھایا جائے۔اِس کا مطلب ہے کہ مسیحیت کو سکھایا گیا ہے، پکڑا نہیں گیا۔ مسیحیت الفاظ ہے، یہ تعلیم ہے۔یہ علم ودانش کا مذہب ہے۔یہ مکمل طور پر اور پوری طرح سے عاقل ہے۔یہ حسوں، خواہشات، تصورات، یا جذبات کا مذہب نہیں ہے۔مظاہر پرست مذہب حسوں، خواہشات، تصورات اور جذبات کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں ۔وہ چالاکی کے ساتھ فرضی قصہ کہانیوں سے دھوکہ دیتے ہیں، شان وشوکت اور مالک ہونے کو دکھاتے ہیں، مورتیوں، مجسمات، رسومات، گھنٹیوں، عجائبات، بھیدوں اور خوشبوں سے دھوکہ دیتے ہیں، لیکن مسیحیت مظاہر پرست نہیں ہے۔

کچھ کلیسیائیں اور پاسٹر یہ قبول کرتے ہیں کہ تعلیم اہم ہے، لیکن وہ اُس پر پابندی عائد کرنا نہیں چاہتے جو وہ سکھاتے ہیں۔پولس کی زبان پابندی والی ہے : اگر تُو بھائیوں کو"یہ باتیں" یاددلائے، وہ تعلیمات جنہیں پولس لکھ چکا ہے، کلام کی تعلیمات، تو آپ یسوع مسیح کے اچھے خادم بنیں گے۔لیکن آج بہت سے پاسٹر اور کلیسیائیں دوسری چیزیں سکھانے کو ترجیح دیتے ہیں: نفسیاتی اور معاشی طور پر، اشتراکی اقتصادیت والے، توما کا فلسفہ، ظاہری دلائل سے ثابت کرنے والے، اور کلیسیائی روایت۔یہ یسوع مسیح کے اچھے خادم نہیں ہیں۔کوئی شخص اپنی منادی میں خداوند کے کلام میں نہ کچھ اضافہ کرسکتا ہے اور نہ نکال سکتا ہے۔

پولس اضافہ کرتا ہے کہ اگر تیمتھیس یہ سب چیزیں بھائیوں کو سکھاتا ہے، تو وہ یسوع مسیح کا اچھا خادم ہوگا" اور ایمان اور اُس اچھی تعلیم کی باتوں سے پرورش پاتا رہے گا۔۔۔"ایک اچھا مسیحی خادم، روح القدس کہتا ہے کہ، الفاظ سے پرورش پاتا ہے۔بھائیوں کو صلاح دینے کے معاملے میں، ایک اچھے خادم کو کلام کے الفاظ کا مطالعہ کرنا ہے، اُنہیں پڑھنا ہے، اُن پر غور وخوض کرنا ہے، اور اُنہیں واعظوں اور مضامین میں استعمال کرنا ہے، شاید یہاں تک کہ کتابوں میں ترتیب دینا ہے۔اِس وسیلہ سے وہ یقیناً، ایک بااصول ماہر الہیات بنتا ہے۔پولس تیمتھیس کو کہتا ہے کہ"پڑھنے اور نصیحت کرنے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہ۔۔۔اپنی اور اپنی تعلیم کی خبرداری کر۔اِن باتوں پر قائم رہ کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اپنی اور اپنے سُننے والوں کی بھی نجات کا باعث ہوگا۔"

(1 تیمتھیس 4:13۔16)۔

یہ احکامات متوجہ ہونا، توجہ مرکوز کرنا، پڑھنا، نصیحت کرنا، اور تعلیم دینا ایک مسیحی پاسٹر کے کام کا مرکز ہے۔ اِس توجہ کے بغیر، وہ مسیحی خادم ہونے سے دستبردار ہوتا ہے۔ اگر اُس کا ذہن اِدھر اُدھر پھرتا ہے، تو وہ مسیحی خادم ہونے سے دستبردار ہوتا ہے۔ فوری طور پر اِس متوجہ کیے جانے والے حکم پر غوروخوض کرنا، اور بائبل پر غوروفکر کرنے کا مطلب ذہن کو خیالات سے خالی کرنا نہیں ہے، جیسے مظاہر پرست مذاہب کرتے ہیں، اِس کا مطلب خدا کے خیالات کے ساتھ ذہن کو بھرنا ہے، جو صرف کلام میں آشکارہ کیے گئے ہیں۔ کلام کی طرف متوجہ ہونے سے، کوئی ایک کسی کے ذہن کو خدا کے خیالات سے بھر سکتا ہے، اور اُن خیالات پر غوروخوض کرنے سے، کوئی شخص خداوند یسوع مسیح کے جلال اور علم میں ترقی پا سکتا ہے۔ مسیحیت عقل کی مخالفت کرنے والا مذہب نہیں ہے، جیسے کہ مظاہر پرست مذاہب ہیں۔ بائبل ہمیں حکم دیتی ہیں کہ ہم محبت اور سچائی کی تلاش کریں، اور اُن الفاظ کو یاد کرنے، سمجھنے اور اُن پر ایمان رکھنے کے لیے جنہیں خداوند ہمارے سیکھنے کے لیے کلام میں لکھ چکا ہے۔ پولس "اِن باتوں پر غور کرنے" کا حکم دیتا ہے، وہی چیزیں جسے ایک اچھا خادم اپنے بھائیوں کو سکھاتا ہے۔ "اپنی اور اپنی تعلیم کی خبرداری کر" مہربانی سے غور کیجیے کہ لفظ "پوری طرح" یہ کہ، انسانی فلاسفروں، روایات، مداوات، اور نظریات سے بچنا ہے، اور اُن تعلیمات کے بارے سوچنا ہے جنہیں خداوند عیاں کر چکا ہے۔ یہ کسی سودمند کام سے بچنے کا حکم نہیں ہے، جیسے کچھ تبصرہ نگار صلاح دے چکے ہیں۔ ذہن میں رکھیے کہ پولس خود خیمے (شامیانے) بنانے والا تھا اور وہ اِس حکم کی بےحرمتی نہیں کر رہا تھا۔ یہ حکم اکیلے کلام میں آپ کی ساری سوچ کو تلاش کرنے کا ذریعہ ہے۔ کلام کی شناخت کرتے ہوئے سچائی اور علم کا ذریعہ۔ یہ یہی سچائی ہے، یہی مسیحی تعلیم ہے، جیسے پولس یعقوب کو کہتا ہے، جو کہ آپ کی جان کو بچانے کے قابل ہے۔ یہاں بائبل کی تعلیم پر ایمان رکھنے اور سمجھنے سے الگ ہو کر نجات ممکن نہیں۔ مسیح سچائی ہے، اور جب تک ہم سچائی کو سمجھتے اور اُس پر ایمان نہیں رکھتے، ہم مسیح کا حصہ نہیں ہیں۔

آج یہاں بہت سارے سیمنری کے پروفیسرز ہیں، کلیسیائی اُستاد ہیں، اور چرچ جانے والے ہیں جو الفاظ اور تعلیم کے لیے اپنی کشش کو بیان کرتے ہیں۔ سچائی شخصی ہے، تجویز کردہ نہیں ہے، وہ دھیمی آواز سے کہتے ہیں۔ مذہب ایک جنگ وجدل اور تعلق ہے معلومات اور یقین نہیں۔ وہ کہتے ہیں، کہ الفاظ مُردہ ہیں۔ تعلیم سر کا علم ہے، دل کا علم نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے، یہ احساسات اور اعمال ہیں، الفاظ نہیں۔ ہمیں انحصار کرنے کے احساس، یا خوف سے رُک جانے، یا محبت کے جانے کی ضرورت ہے۔

بائبل، شروع سے آخر تک، ایسے مخالف نظریہ عقلیت اور خلافِ منطق ہونے کی مخالفت کرتی ہے۔ یسوع کہتا ہے کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن اُس کے منہ کی باتیں ہرگز نہ ٹلیں گیں: وہ ابدی ہیں (متی 24:35)۔ پطرس اقرار کرتا ہے کہ صرف اکیلے یسوع کے پاس ہی ابدی زندگی کے الفاظ ہیں (یوحنا 6:58)۔ مہربانی سے غور کیجیے کہ یہ الفاظ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی دیتے ہیں۔ الفاظ زندگی دیتے ہیں کیونکہ وہ زندگی ہیں: یسوع کہتا ہے، "میرے الفاظ روح ہیں، اور وہ زندگی ہیں" (یوحنا 6:63)۔ بائبل میں کہیں بھی پطرس یا کوئی اور ایسا نہیں کہتا کہ یسوع کے پاس ابدی زندگی کے احساسات تھے، اور بائبل میں کہیں بھی یسوع یا دوسروں نے کسی کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ سر کے علم کی بجائے دل کے علم کی تلاش کریں۔ درحقیقت، بائبل کہتی ہے کہ دل سر ہے: یہ دل ہے جو سوچتا ہے، یاد کرتا ہے، ایمان رکھتا ہے، منصوبے باندھتا ہے، اور وجوہات بیان کرتا ہے۔ تیمتھیس کی تحریر میں، پولس رسول کہتا ہے کہ یہ ایمان کے الفاظ ہیں، آشکارہ الفاظ، جو یسوع مسیح کے اچھے خادم کی "پرورش" کرتے ہیں۔ سب بھیڑیں، وہ جو اپنی نشستوں پر ہیں اور وہ شاگرد ہیں، جو مسح کیے ہوئے یا غیر مسح شُدہ ہیں، اُن کی پرورش، یا اُن کی خوراک سچائی کے الفاظ سے حاصل ہوتی ہے۔ اِسی لیے مسیح نے پطرس کو بار ہا کہا کہ، "میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔" کھلانا بات کرنے کا ایک خاکہ ہے جس کا مطلب "سکھانا" ہے۔ یہ محض الفاظ ہی ہیں جو پرورش کرتے ہیں۔

پہلے تیمتھیس کے 6 باب میں، پولس اُنہیں مزید پُرزور بنانے کے لیے اپنے بیانات کو دہراتا ہے: "اگر کوئی شخص اور طرح کی تعلیم دیتا ہے اور صحیح باتوں اور اُس

تعلیم کو نہیں مانتا جو دینداری کے مطابق ہے، وہ مغرور ہے اور کچھ نہیں جانتا ۔ ۔ ۔ ۔'' وہ جو صحیح باتوں اور اُس تعلیم کو نہیں مانتے، پولس لکھتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتے ۔ اگر پولس پہلی صدی کی بجائے اکیسویں صدی میں اپنے خط لکھتا تو اُسے بغیر کسی شک کے ساوی نظریہ رکھنے والی پولیس سے پریشان کیا جاتا تھا اور کلیسیائی اصول کے لیے پریشانی اور محبت نہ کرنے کے لیے سزا دی جاتی تھی ۔ لہٰذا ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ کون درست ہے، پولس رسول، جو ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں الفاظ اور تعلیم کی ضرورت ہے، یہ کہ سچائی کی، یا اُن ہم عصر اُستادوں کی جو ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں رسومات، تعلقات، حساسات مخلصی، اور گرمجوشی کی ضرورت ہے ۔ پولس رسول ہمیں بتاتا ہے جو کہ مسیحیت ہے، اِس کے علاوہ کوئی دوسری چیز مسیحیت نہیں ہے ۔

کلام کے یہ الفاظ اور میرے الفاظ آپ کے لیے اِسے واضح کرتے ہیں کہ ایک مسیحی کے طور پر، اور فیتھ تھیالوجیکل سیمنری کے طالبِ علموں کے طور پر آپ کا کام، اپنے معاشرے میں یا دُنیا میں فرق کرنا نہیں ہے، بلکہ درست طور پر اور جوانمردی کے ساتھ خدا کے الفاظ کو سکھانا ہے ۔ اگر چہ پولس کے الفاظ براہِ راست بنیادی طور پر کلیسیائی عہدیداروں کے لیے ہیں، لیکن وہ سب مسیحیوں پر لاگو ہوتے ہیں ۔ پولس کہتا ہے کہ، ''اگر کوئی'' کوئی بھی، وہ کہتا ہے، اور طرح کی تعلیم دیتا اور صحیح باتوں اور اُس تعلیم کو نہیں مانتا، ۔ ۔ ۔ تو وہ مغرور ہے اور کچھ نہیں جانتا۔'' اگر آپ ایک ایلڈر نہیں ہیں یا کبھی ایلڈر نہیں بنتے تو بھی آپ سچائی، مکمل سچائی، اور سچائی کے علاوہ کچھ نہیں کو سکھانے کے لیے الٰہی مہربانی کے ماتحت ہیں ۔ اپنے ہمسایوں کے ساتھ اپنی گفتگو میں، سچائی کے الفاظ بولیں ۔ اپنے بچوں کو سکھانے کے لیے، سچائی کے الفاظ بولیں ۔ اخبار کو خط لکھنے میں، سچائی کے الفاظ لکھیں ۔ یہ سچائی ہے، خدا کے الفاظ، جو اپنے مقصد کو سرانجام دینے میں کبھی ناکام نہیں ہوتے، جو خالی نہیں لوٹتے ۔ یہی وہ سچائی ہے جو دُنیا کو تبدیل کرے گی، نہ آپ کو ۔ آپ خدا کی سچائی کے محض ایک برتن ہیں، محض ایک اوزار ۔ ایسا صرف سچائی کے الفاظ بولنے سے ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کو کسی چیز کے لیے شمار کیا جائے گا ۔ پولس اِسے 1 کرنتھیوں 15 میں اِس طرح رکھتا ہے: '' ثابت قدم رہو، ساکن رہو، خدا کے کام میں ہمیشہ بڑھتے رہو، یہ جانتے ہوئے کہ خداوند میں آپ کی مشقت بے فائدہ نہیں ہے ۔'' آپ کی محنت بے فائدہ نہیں ہے، اگر اور صرف اگر یہ خداوند میں ہے ۔

کلام میں اپنے مختلف خطابات میں، پولس رسول کسی کو اُن کی دُنیا میں ''فرق کرنے'' کی ترغیب نہیں دیتا، وہ ہمیشہ اُنہیں حکم دیتا ہے کہ وہ کلام کے عیاں کیے گئے الفاظ کی درست طور پر، بہادری کے ساتھ اور واضح طور پر خداوند کا کام کرنے کی منادی کریں ۔ کیونکہ آج کلیسیائیں اور کلیسیائی لوگ فہم سے نفرت اور علم کو حقیر جانتے ہیں، وہ خدا کے الفاظ اور انجیل کی قدرت سے انکاری ہیں ۔ اُن کے پاس خدائی قسم ہے لیکن خدائی طاقت سے انکاری ہیں، جو کہ انجیل ہے ۔ پولس نے رومیوں کو لکھا۔'' کیونکہ میں انجیل سے شرماتا نہیں ۔ اِس لیے کہ وہ ہر ایک ایمان لانے والے کے واسطے نجات کے لیے خدا کی قدرت ہے ۔'' (رومیوں 1:16) ۔ پولس نے اِس چیز کو سمجھا کہ بہت سارے، یہاں تک کہ زیادہ تر کلیسیائی عہدیدار اور چرچ جانے والے نہیں سمجھتے : کہ یہ اکیلی انجیل ہی ہے جو اشخاص اور معاشروں کو بہتری کے لیے تبدیل کرتی ہے ۔ مسیح نے کہا، '' بلکہ پہلے تُم اُس کی بادشاہی اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گیں ۔'' (متی 6:33) ۔ یہاں کوئی دوسرا رستہ نہیں، اور آپ کے پاس دوسرا منشور نہیں ۔

اعمال 20 میں ہم پڑھتے ہیں کہ پولس نے افسیوں کی کلیسیا کے ایلڈرز کو طلب کیا تاکہ میلٹس میں اُن کے ساتھ اکٹھے مُلاقات کی جا سکے ۔ اُس نے اِس پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے میٹنگ کا آغاز کیا جو اُس نے اِفسس میں کیا تھا، '' مکمل انکساری کے ساتھ خداوند کی خدمت کرنا'' اِس خدمت نے کونسی شکل اختیار کی؟ کیا پولس نے کچھ ایسی چیزیں کیں جنہیں آج کلیسیائیں خدا کی خدمت کرنے کا قیاس کرتی ہیں؟ اُس نے ایسا نہیں کیا ۔ پولس ہمیں بتاتا ہے: میں نے پیچھے کچھ ایسا نہیں رکھا جو کہ مددگار ثابت ہو، بلکہ اسے تمہارے لیے مشتہر کردیا، اور سرِ عام تمہیں سکھایا اور گھر سے گھر تک، یہودیوں کی آزمائش کے ساتھ، اور یونانیوں کے ساتھ بھی ۔'' اُس نے دونوں یہودیوں اور یونانیوں کو سکھایا ۔ اُس کے '' آنسوؤں اور آزمائشوں اور یہودیوں کی سازش کے علاوہ اُنہیں خدا کے کلام کو سکھایا ۔ اور اب پولس یروشلیم کے لیے اپنے سفر پر تھا، یہودی نظام کے مخالف مرکز نے، اور وہ نہیں جانتا تھا کہ وہاں اُس کے ساتھ کیا ہوگا، اِس بات کی توقع کی کہ روح القدس اُسے زنجیروں اور مصیبتوں کے لیے خبردار کر چکا تھا ۔ پولس نے افسیوں کے تمام ایلڈرز کو اکٹھا کیا تاکہ اُنہیں الوداع کہے، اور وہ

اِسے کیسے کہتا ہے یہ ہم سب کے لیے سبق آموز ہے۔ پولس لکھتا ہے: ''اور بلاشُبہ اب میں جانتا ہوں کہ آپ سب، اُن سب کے درمیان جن کے درمیان میں خدا کی بادشاہت کی منادی کرنے کو گیا، وہ مزید میرا منہ نہ دیکھیں گے۔ اس لیے میں اِس دن آپ کے سامنے گواہی دیتا ہے کہ میں سب آدمیوں کے خون سے مبرہ ہوں۔ کیونکہ میں خداوند کی ساری اصلاح کو آپ کے سامنے پیش کرنے سے اجتناب نہیں کیا۔''

پولس اِسے پُرزور طریقے سے واضح کرتا ہے کہ مسیحی کی کا پہلا کام سچائی کے الفاظ سکھانا ہے۔ وہ اِسے واضح کرتا ہے کہ وہ تمام آدمیوں کے خون سے پاک ہے کیونکہ اُس نے تمام لوگوں کو، یہودیوں اور غیر یہودیوں کو خدا کی ساری مشاورت کو سکھا دیا تھا۔ اِس کا مطلب ہے ، دوسری چیزوں کے درمیان، کہ اگر آپ تمام لوگوں کے خون سے بے گناہ ہوتے ہیں، تو آپ کو تمام آدمیوں کے لیے خدا کی ساری مرضی کا اعلان بھی کرنا ہے۔ کوئی ایک خدا کی ساری مرضی کو سکھانے سے اچھا خادم بنتا ہے، اور کوئی ایک اِسے سکھانے میں ناکام ہونے سے خطاوار بنتا ہے۔ یہ کلیسیائی عہدیدار، مسیحی اُستاد کا فرض ہے کہ وہ خدا کی ساری مرضی کو سکھائے۔ کیونکہ پولس خدا کی ساری مرضی کو بیان کر چکا ہے، اور کیونکہ افسیوں نے اِسے حاصل کیا، وہ اب اِسے مشتہر کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اِس لیے، پولس اپنے اگلے فقرے ''اِس یے'' کے ساتھ شروع کرتا ہے۔ ''اس لیے''، پولس لکھتا ہے،، ''خبردار رہو'' غور کیجیے بائبل عقلی خود دلچسپی کی تصدیق کرتی ہے، ''اور سارا گلہ، جس میں روح القدس تمہیں ناظر بنا چکا ہے، تا کہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کو جسے اُس نے اپنے خون سے خریدا ہے۔'' کلیسیا اِس کے عہدیداروں کا حلقہ اثر نہیں ہے، یہ مسیح کی خرید کردہ اور ملکیت ہے، اور یہ عہدیدار اِس کی حفاظت کرنے کے ذمہ دار ہیں، نہ کہ خدا کی بھیڑوں پر حکمرانی کرنے کے۔ اُنہیں اِن کو کھانا کھلانا ہے، اُنہیں سچائی کے الفاظ سکھانا ہیں۔

کیونکہ سچائی اور الفاظ بہت اہم ہیں، پولس جھوٹے نبیوں کے بارے افسس کے ایلڈروں کو بہت واضح زبان میں خبردار کرتا ہے: ''میں جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد تمہارے درمیان پھاڑنے والے بھیڑیے آئیں گے، گلہ کو بچانے کے لیے نہیں۔'' پولس کہتا ہے کہ وہ یہ سب جانتا ہے۔ وہ نا صرف پہلے ہی کلیسیاؤں میں اِن جھوٹے اُستادوں کا مقابلہ اور سامنا کر چکا ہے، بلکہ روح القدس اُسے خبردار کر چکا ہے جو اُس کی موت کے بعد واقع ہوگا۔ باہر کے لوگ کلیسیا میں آ جائیں گے، بلاشُبہ بھیڑ ہونے کا بہانہ بناتے ہوئے، اور وہ گلہ کو تباہ کر دیں گے۔ وہ جھوٹی تعلیمات سکھائیں گے، بھیڑوں کو پریشان کریں گے، اور گلے کو منتشر کر دیں گے۔ بائبل کلیسیاوں میں جھوٹے اُستادوں، جھوٹے نبیوں اور بھیڑیوں کے بارے بہت سی خبرداریوں کو رکھتی ہے۔ اصل میں بائبل کی ہر کتاب ایسی خبرداری کی حامل ہے۔ لیکن جھوٹی تعلیم کے بارے کلیسیاوں میں آج ایسی کسی خبرداری کو سُننا بہت شاذونادر ہے، اور اب بھی بذریعہ نام جھوٹے اُستادوں اور جھوٹی تعلیم کو سُننا شاذونادر ہے۔ آج ایسے رویہ کو سخت اور محبت نہ کرنے والا گردانا جاتا ہے۔ لیکن جو محبت نہ کرنے والا ہے یہ جھوٹے اُستادوں اور جھوٹی تعلیمات کو خبردار کرنے میں ناکامی ہے۔

پولس افسیوں کو خبردار رہتا ہے کہ خطرہ صرف نئے آنے والوں کی طرف سے نہیں ہے: ''اور خود تُم میں سے ایسے آدمی اُٹھیں گے جو اُلٹی اُلٹی باتیں کہیں گے تا کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں۔'' پولس خبردار کرتا ہے کہ یہ اُلٹی اُلٹی باتیں کرنے والے لوگ پہلے ہی کلیسیا میں ہیں، اور وہ جھوٹی تعلیم سکھائیں گے، بھیڑوں کو پریشان کریں گے، اور شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں گے۔ اپنے خطوط میں پولس اُن جھوٹے اُستادوں کے نام لیتا ہے جنہوں نے اُس کی مخالفت کی۔ لیکن وہ اِس بات کا ادراک کرتا ہے کہ جھوٹے اُستادوں کا مسئلہ کلیسیاوں میں ایک لگاتار مسئلہ ہوگا، اور اچھے خادم ہمیشہ اپنا فرض ادا کریں گے، نا صرف سچائی سکھانے میں، بلکہ جھوٹے پن کا امتیاز بھی کریں گے اور اجھوٹے اُستادوں کے خلاف بھیڑوں کو خبردار بھی کریں گے۔

آج کلیسیائیں اِن جھوٹی تعلیمات سے غرق ہو چکی ہیں: رومن کیتھولک ازم اِس کے زیرِ سایہ ایک کروڑ سے زائد پرورش پا رہی ہے، اِس مہینے کے شروع میں ایونجلیکل تھیالوجی سوسائٹی کا صدر رومن کیتھولک بنا۔ پینٹاکاسٹل ازم اور کیرزمیٹک تحریک، جو سولہ سکرپچر اور سولہ فائیڈ کی بائبلی اور ارتقائی تعلیمات سے انکاری ہیں، وہ 600 لاکھ روحوں کی جہنم کی طرف راہنمائی کر رہے ہیں۔ مشرقی آرتھوڈکسی، اپنی الٰہی تعلیم کے ساتھ، مہلک طور پر مزید 350 لاکھ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ لبرل ازم اور نیو۔آرتھوڈکسی، بچلیر مچر، کریکگارڈ، اور بارتھ کے لیے اپنی جڑوں کو بنا رہے ہیں جو لاکھوں روحوں کو نگل رہے ہیں۔

یہاں امریکہ میں اک نئی تحریک، ایمرجنٹ کلیسیا، قرونِ وسطیٰ کے رومن ازم اور رازیت سے روحانی فیضان کو کھینچتے ہیں۔ یہ سب جھوٹے عقائد (مذاہب) وہ سب جو مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اُن میں بہت سی چیزیں ایک جیسی ہیں، اور یہ چیزیں ایک بنیادی نظریہ پر انحصار کرتی ہیں: خدا کے الفاظ کو رد کرنے پر۔ الفاظ اور زبان پر یہ عیارانہ حملے جو بلا توقف اور اودھم مچانے کے لیے صرف کلام کے لیے ہیں جیسے کہ الٰہی سچائی کو بیان کرنے کے قابل نہ ہونا، یہ جھوٹی تعلیمات الفاظ اور اقوال کو بدنام کرتی ہیں، اور قولِ محال، بھید، عمل، احساسات، تصورات اور اداروں کی تعریف کرتی ہیں۔

مہربانی سے غور فرمائیں کہ افسیوں کے لیے پولس کی خبرداری کلیسیاؤں میں جھوٹے اُستادوں کے بارے ہے۔ اُن سے کہے گئے اپنے آخری الفاظ میں، وہ اُنہیں بتاتا ہے جسے وہ بہت اہم خیال کرتا ہے۔ وہ اُن کا ذکر نہیں کرتا جو کلیسیاؤں سے باہر ایمان کی مخالفت کرتے ہیں، وہ فلاسفروں یا ہنگامہ خیز خدا کو نہ ماننے والوں یا دوسرے منظم مذاہب کا ذکر نہیں کرتا، یا یہاں تک کہ جبر و استبداد حکمرانوں کا۔ پولس سب سے بڑے اندیشے کو اندر سے پیدا ہونے کو دیکھتا ہے، اُن سے اندیشے کو جو کلیسیا کے رکن اور راہنما ہیں۔ وہ کہتا ہے، سب سے بڑا اندیشہ یہ ہے کہ سچائی کے الفاظ کو محفوظ رکھا جائے۔ کلیسیا میں سے اُن اُستادوں سے جو بگاڑ پیدا کرنیوالے اور گھومنے والے ہیں۔ آج کلیسیائیں پولس کی خبرداری اور فکر کو تہ و بالا کر چکی ہیں، کیونکہ وہ اِن اندیشوں کے بغیر ہیں اور ان اندیشوں کو نظر انداز کرتی ہیں۔ اُن کی توجہ خدا کو نہ ماننے اور انسانیت پر ہے، حکومتی اعمال پر ہے، سیاسی اور سماجی معاملات پر ہے۔ جب وہ تعلیمی معاملات پر بات کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، یہ ہمیشہ اُن کی کلیسیا سے باہر ہے۔ یہ یاد رکھنا بہت مُشکل ہے کہ پچھلی دفعہ کسی نے بپتسٹ یا پریسباٹرین کلیسیا میں غلطی کی تھی۔ افسیوں کو اپنی الوداعی تقریر میں، پولس کی فکر کلیسیاوں میں خالص منادی سے متعلق ہے۔ پولس سمجھتا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو کہ زور آور ہے، یہ انجیل ہے جو ابدی زندگی دیتی ہے، اور اگر خدا کے کلام کو اس کی اصلیت میں محفوظ رکھا جائے، تب ہی یہ نا صرف کلیسیا کو محفوظ رکھے گا بلکہ معاشرے میں نمک کے طور پر کام کرے گا۔ لیکن اگر خدا کے کلام کو کھویا یا محفوظ نہیں رکھا جاتا، پھر یہاں کوئی اُمید نہیں، کوئی مسئلہ نہیں کہ کتنے مجمے منظم ہوتے ہیں، کتنی گزارشات پر دستخط ہوتے ہیں، یا مسیحی کتنے سیاسی عمل کرتے ہیں۔

"اِسی لیے"، پولس افسیوں کو حکم دیتا ہے کہ، "جاگتے رہیں" بھیڑیوں پر نظر رکھیں، جھوٹی تعلیم پر نظر رکھیں، بھیڑوں کو ہر تعلیم سے محفوظ رکھیں جو بائبل میں سے نہیں ہے۔ یہ پہچان کرنے کے لیے بھیڑوں کو لیس رکھیں کہ جھوٹی تعلیم اور پھاڑنے والے بھیڑیے اُن کے اپنے ہیں۔ "یاد رکھو"، پولس کہتا ہے کہ، "تین سالوں تک میں ہر ایک کو آنسوؤں کے ساتھ دن اور رات خبردار کرنے سے محروم ہوں۔" پولس نے خدا کی مکمل مرضی کو سکھایا جیسے کہ اگر لوگوں کی زندگیوں کا انحصار اس پر ہے۔ درست طور سے جو اُنہوں نے کیا۔

ہمارے مستحکم طور پر خلافِ شعور دور میں کلیسیاوں میں بہت سارے یقین نہیں رکھتے کہ لوگوں کی ابدی منزل، اُن کی ہمیشہ کی خوشی یا مصیبت کا انحصار اُس پر ہے جو وہ سوچتے ہیں۔ اس کی بجائے، خلافِ فہم لوگ ہمیں بتاتے ہیں کہ لوگوں کی منزل کا انحصار اُس گروہ پر ہے جن سے اُن کا تعلق ہے، جیسے وہ پیش آتے ہیں، یا جو وہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا الٰہیات میں غلطی سرزد ہونے سے کسی کو جہنم میں نہیں بھیجے گا۔ اگر شخص مخلص ہے، پھر خدا اُسے بچا لے گا۔ اور ایک شخص مخلصانہ طور پر ایمان رکھتا ہے کہ مریم مخلصی دینے میں ساتھی تھی، یا وینس ایک دیوی ہے، یا محمد یا بینڈکٹ سولہواں نبی ہے، تو خدا اُسے معاف کر دے گا۔ سی۔ ایس لوئیس نے، مثال کے طور پر، سکھایا کہ ساری مخلصانہ عبادت، یہاں تک جس کی راہنمائی بتوں کی طرف سے ہو، خدا کے لیے قابلِ عزت ہے۔ اُس کے بہت سارے شاگرد ایسا ہی سکھاتے ہیں۔ لیکن خدا اور پولس ہمیں خدا کے الفاظ کو سمجھنے اور اُن پر ایمان رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ یہ پولس کے آنسو نہیں تھے جنہوں نے افسیوں کو بچایا، بلکہ خداوند کی طرف سے الفاظ تھے جنہیں پولس نے اُنہیں بتایا، ابدی زندگی کے ابدی الفاظ جو آپ کی روحوں کو بچانے کے قابل بھی ہیں۔ یوحنا 17 میں اپنی سفارشی دعا میں، یسوع نے کہا، "یہ ابدی زندگی ہے، وہ جو تجھے جانتے ہیں کہ تُو ہی سچا خدا ہے، اور یسوع مسیح جسے تُو نے بھیجا۔ میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔ میں نے وہ کام مکمل کر لیا جو تُو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔" یہ کیا تھا، اور کیسے یسوع نے خداوند کو زمین پر جلال بخشا؟ مسیح خود وضاحت کرتا ہے۔ "جو کلام تو نے مجھے پہنچایا وہ میں نے اُنکو پہنچا دیا ہے، اور اُنہوں نے اُس کو قبول کر لیا اور سچ جان لیا کہ میں

تیری طرف سے نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے ۔۔۔۔ میں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دیا ہے، اور دُنیا نے اُن سے نفرت رکھی کیونکہ وہ اِس دُنیا کے نہیں، جیسے میں دُنیا کا نہیں ہوں ۔"

یسوع کے سپرد کام شاگردوں کو وہ کلام دینا تھا جسے اُس نے باپ سے پایا تھا۔ اِسی طرح اُس نے زمین پر خدا کو جلال دیا، اور اسی طرح آپ زمین پر خدا کو جلال دے سکتے ہیں۔ خدا کو جلال دینا اُس کے کلام کی منادی کرنا ہے، جو درست طور پر، دلیری سے، واضح طور پر اور مکمل طور سے ہو۔

خدا کے الفاظ صرف بائبل میں لکھے گئے ہیں۔ ہم اُنہیں فلسفے میں، یا سائنس میں، یا شاعری میں نہیں پاتے۔ ہم اُنہیں آسمان سے نہیں سیکھتے، یا زمین کھود کر، یا اپنے ہمسایوں سے نہیں سیکھتے۔ کیونکہ اکیلی بائبل ہی علم و دانش کے الفاظ، ابدی زندگی کے الفاظ کی حامل ہے، آپ کا پہلا کام کلام کی طرف توجہ دینا ہے۔ اُنہیں مستقل طور پر پڑھیے، شروع سے آخر تک بائبل کا مطالعہ کیجیے۔ اِس طرح، جیسے پولس کہتا ہے، کہ آپ دونوں کو اپنے آپ کو اور اُن کو بچائیں گے جو آپ کو سکھاتے ہوئے سُنتے ہیں۔ دوسرے، جب آپ مسیحی کتب پڑھتے ہیں، اُنہیں دھیان سے پڑھیے۔ زیادہ تر کتب جو آج مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں وہ نہیں ہیں۔ وہ عیار ہیں، ور بعض اوقات اودھم مچانے والے ہیں، اور مسیحیت پر حملہ کرنے والی ہیں۔ تیسرے، بہتر مسیحی کتب کو پڑھیے، اور ان کی دوسروں کو بھی صلاح دیں۔ میں مرحوم ڈاکٹر گارڈن کلارک سے بڑھ کر کسی مصنف کی صلاح نہیں دے سکتا، کیونکہ اُس نے واضح طور پر الفاظ کی اہمیت کو دیکھا۔ اُس نے دونوں الٰہیات اور فلسفے پر 40 سے زائد کتب لکھیں، اور اس میں راہنما اصول یہ ہے کہ بائبل اکیلی خدا کے الفاظ ہیں، جو کہ سچائی اور دانش کا سرچشمہ ہے۔ یہی ایک سچائی ہے جو روحوں کو بچانے اور معاشروں کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ چوتھے، اُن کو تیار کرنا جو مجھے کے لیے آپ کو سُنتے ہیں، اور واضح طور پر کلام کو سکھاتے ہیں۔ اگر، کسی کلیسیا میں 10 سال محنت کرنے کے بعد یہاں کوئی ایک نہ ہو جو آپ کے جوتے پہننے کے قابل ہو، تو پھر آپ کو اُس پر دوبارہ سوچنے کی ضرورت ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ پولس نے صرف تین برس افسس میں گزارے، اور اس نے پرورش پانے والی کلیسیا اور بہت سے ایلڈروں کو چھوڑا۔ ایک پیرش میں رومن کیتھولک کے ایک کاہن کی بجائے، ہمیں یہ پہچان کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک خادم (پاسٹر) کا مقصد جماعتوں میں لوگوں کو پاسٹر بننے کے لیے سکھانا ہے، اُنہیں خدمت کے کام کرنے کے لیے تیار کرنا ہے۔ بہت زیادہ تعلیم جسے اک شخص سکھا سکتا ہے وہ بلا شبہ ہر جماعت میں ہے ۔

اگر آپ یہ سب چیزیں نہیں کرتے، آپ کچھ نہ کرنے کے لیے اچھے ہونگے، آپ کی زندگی ضائع ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ یہ سب چیزیں کرتے ہیں، پولس لکھتا ہے، آپ یسوع مسیح کے اچھے خادم ہونگے۔ خداوند آپ کو برکت دے اور آپ کو ایک سکھانے والا بنائے۔